ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

سید مجسم حسین شاہ
پی ایچ۔ڈی (اردو) اسکالر قرطبہ یونیورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی پشاور
وقاص فریاد
پی ایچ۔ڈی (اردو) اسکالر قرطبہ یونیورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی پشاور
ڈاکٹر تحسین بی بی
ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ اردو قرطبہ یونیورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی پشاور

سید مسعود اعجاز بخاری کی فکری وادبی خدمات کا تقابلی جائزہ

Syed Mujassam Hussain Shah
Ph.D. Scholar (Urdu), Qurtuba University of Science and Information Technology Peshawar
Waqas Faryad
Ph.D. Scholar (Urdu), Qurtuba University of Science and Information Technology Peshawar
Dr. Tahseen Bibi
Associate Professor (Urdu), Qurtuba University of Science and Information Technology Peshawar.

A Comparative Analysis of Intellectual and Literary Contribution of Syed Masood Ijaz Bukhari

Syed Masood Ijaz Bukhari is the most significant name of modern Urdu Poet. His intellectual and creative concerns have a socio-cultural backdrop depicted through Pakistani civilizations. It entailed the elementary sketch of his thought and poetry and provides us the outline of all most all the fundamentals ideas which become the building blocks of his poetic pursuits. This article attempts to trace the contours of Syed Masood Ijaz Bukhari creative concerns in their broader aspects. Syed Masood Ijaz's intellectual and literary services in the broadest sense of the importance of poetry and song, imagination, thought and speech in human life and society. They seem to have a deep thought that makes personal symbols impersonal and universal. For this reason, the mental distance between the reader and the poet is maintained. Which, if determined or eliminated, limits

the symbolic value of poetry. But where this distance remains indefinite, the symbolic value of creation increases and a new interpretation is possible. Due to these characteristics, Syed Masood Ijaz Bukhari has a unique status.

Keywords: *Identity, Supremacy, Relationship, Responsible, Individuality, Resentment, Nature, Culture.*

آزاد جموں و کشمیر اردو ادب کے ایک نئے مگر جدید تر دبستان میں ڈھلتا جا رہا ہے۔ ضلع میرپور (آزاد کشمیر) کے اہم شاعر، ادیب اور دانشور سید مسعود اعجاز بخاری کا تعلق آزاد کشمیر کے قلب میرپور سے ہے۔ جس طرح یہ شہر جغرافیائی اعتبار سے مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ گویا یہ شہر، شہر دانش ہے۔ اسی شہر کے باسی ممتاز دانشور، ادیب اور شاعر سید مسعود اعجاز بخاری ہیں۔ آپ ایک ہمہ جہت ادیب اور دانشور ہیں۔ وہ ایک شاعر، ادیب، محقق، نقاد، ماہر تعلیم اور دانشور ہیں۔ قومی زبان اردو سے ان کی وابستگی، ترقی و ترویج سے دلچسپی بھی کسی شک و شبہ سے بالا تر ہے۔ اس حوالے سے بھی ان کی خدمات اور کاوشیں کچھ کم نہیں ہیں۔ اسلام کے بعد دوسرا بڑا نظریاتی محرک اردو زبان ہے۔ اردو زبان اگر بطور دفتری، قومی اور تعلیمی زبان نافذ ہو چکی ہوتی تو آج ہم ہر شعبہ زندگی میں بے حد ترقی یافتہ قوم کی حیثیت سے اقوام عالم میں سربلند ہوتے۔

سید مسعود اعجاز بخاری کا شمار ضلع میرپور کے چند بڑے شعرا میں بھی ہوتا ہے۔ آپ ضلع میرپور میں اردو ادب کے فروغ کے لیے اپنی توانائیاں بروئے کار لا رہے ہیں۔ ضلع میرپور میں جدید روایت کے مطابق شاعری کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ جن میں سید مسعود اعجاز بخاری کا نام بھی آتا ہے۔ آپ کی پیدائش ۱۶ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو پرانے میرپور میں سید محمد شاہ بخاری کے ہاں ہوئی۔ آپ نے سرکاری ملازمت کا آغاز ۱۹۸۰ء سے کیا اور آپ نے شاعری کا آغاز ۱۹۷۰ء سے کر دیا تھا۔ آپ کے شعری مجموعوں میں زندگی کے چھوٹے بڑے تجربوں اور مشاہدوں کی گہری چھاپ ہے۔ کسی بھی شاعر کا کلام اس کے دل کا آئینہ ہوتا ہے۔ جو خیال اس کے ذہن میں آتا ہے جو اثر اس کے دل پر پڑتا ہے اس کی سچی تصویر شاعر لفظوں میں کھینچ لیتا ہے۔ سید مسعود اعجاز بخاری کی شاعری میں فکری گہرائی پائی جاتی ہے۔ آپ کی یہ خوبی بھی ہے کہ چھوٹے لفظوں میں بڑی بات کہنا ان کا خاصا ہے۔ ضلع میرپور آزاد کشمیر میں نثری نظم کے فروغ میں سید مسعود اعجاز بخاری کا نام نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ آپ کا نثری نظموں کا مجموعہ ”اس عہد کے ابرہہ کے لشکری“ اور ”نغمہ ء اعجاز“ شعری مجموعہ منظر عام پر آ چکے ہیں۔ مجموعہ ”اس عہد کے ابرہہ کے لشکری“ میں کہیں کہیں کوئی آزاد نظم بھی مل جاتی ہے۔ لیکن بلحاظ مجموعی آپ میرپور میں نئے انداز کے نثری

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

نظموں کے سرخیل ہیں۔ سید مسعود اعجاز بخاری کی شاعری میں فکر و فلسفہ اور عالمانہ پن موجود ہے جو اسے دوسروں سے منفرد کرتا ہے۔ آپ کے ہاں ہمیں جو عناصر زیادہ ملتے ہیں وہ اسلام، پاکستان اور امن عالم ہیں۔ آپ نے میرپور میں پروفیسر منیر احمد یزدانی اور چند دوسرے دانشوروں سے مل کر ۱۹۸۰ء میں "کل پاکستان بزم فکر و نظر" کی بنیاد رکھی۔ اسی تنظیم کے بنیادی مقاصد سید مسعود اعجاز بخاری کی شاعری کے مقاصد بن گئے۔

سید مسعود اعجاز بخاری ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

میرے دل میں منزلوں کی اس قدر ہے آرزو
منزلوں کے راستے کی خاک ہو جاتا ہوں میں۔[۱]

سید مسعود اعجاز بخاری کی شاعری میں فلسفیانہ اور حکیمانہ انداز شاعری کو مزید نکھارتا ہے۔ آپ اردو کے عظیم شعرا میں اقبال و غالب سے متاثر ہیں۔ تنقید نگاروں میں انہیں ڈاکٹر سید عبد اللہ اور ڈاکٹر جمیل جالبی نے زیادہ متاثر کیا۔ آپ کے کلام میں پختگی اور روانی پائی جاتی ہے۔ آپ نے اب تک جو کلام لکھا ہے وہ آپ کو ممتاز شعرا کی صف میں شامل کرنے کے لیے کافی ہے۔ سید مسعود اعجاز بخاری کے کلام میں جذبہ کے اظہار کے لیے ایسا قرینہ ملتا ہے کہ قاری اس کے اشعار پڑھ کر چونک جاتا ہے۔ شعر میں خوشگوار لہجہ اپنی تازگی کے بموجب ناصحانہ انداز کو بھی ناگوار نہیں بننے دیتا۔ بلکہ آپ کا شعر تازہ کاری کی مثال بن جاتا ہے۔ آپ کے اشعار میں اسلوب و فکر دونوں میں ماضی و حال کی آئنہ دار ملتی ہے۔ آپ کی شاعری کا تخلیقی سفر اپنے اندر متعدد امکانات رکھتا ہے۔

جدید اردو شاعری میں جہاں انفرادی طور پر نئے امکانات اور اسالیب کی نمود کا سلسلہ جاری ہے وہیں پر داخلیت کا رجحان مجموعی طور پر شاعری پر چھا چکا ہے۔ کائنات کے مظاہر کی بجائے ذات کے عوامل کو زیادہ ترجیح دی جانے لگی ہے اور خارجی مشاہدے سے زیادہ داخلی وارداتوں اور کیفیات کو موضوع سخن بنایا جا رہا ہے۔ جدید شعرا نے انسان کے اندرونی معاملات اور ذاتی میلانات میں جھانکنے کا دروازہ اپنے اپنے ڈھنگ سے وا کیا ہے۔ آج کے نوجوان شعرا بلا شبہ ذات کے دریچوں سے افق کے پار دیکھا کرتے ہیں۔ ایسے میں جن نئی آوازوں سے شناسائی ہوتی ایک باوقار آواز سید مسعود اعجاز بخاری کی ہے۔

سید مسعود اعجاز بخاری نے نظم اور غزل دونوں صنف سخن میں شاعری طبع آزمائی کی، آپ کی غزل کی خوبی یہ ہے کہ وہ روایتی موضوعات کی حامل ہے اور آپ کی غزلوں میں موجودہ زمانے کی عکاسی بھی پائی جاتی ہے۔ آپ نے نظموں میں صنعت تمثال کو بڑی فراوانی کے ساتھ استعمال کیا ہے۔ جس کی وجہ سے جذباتی گداختگی اور

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

رومانی فضا پیدا ہوئی ہے۔ تمثالیت کے لیے ضروری ہے کہ اس میں جان بھی ہو اور وسعت بھی۔ علائم پر تصنع اور گنجلک نہ ہونے پائیں۔ سید مسعود اعجاز بخاری کے کلام میں تمثالیت میں جان بھی ہے اور وسعت بھی۔ علائم پر تصنع اور گنجلک نہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حسیاتی و جذباتی تجربات کا سلسلہ دراز ہو کر شعر میں نئی معنویت پیدا کرتا ہے۔ آپ نے اپنی شاعری میں تشبیہات توسیع کو بھی بھرپور انداز میں استعمال کیا ہے۔ تازگی و طرفگی پیدا کی ہے۔ روایت اور لسانی و صوتی موزونیت کا لحاظ کرتے ہوئے تراش و خراش اور وضع و ایجاد سے کام لیا ہے۔ شاعر کو غم ذات اور فکر کائنات کے درمیان تطبیق اور تعاون کی ایک واضح صورت میسر ہے۔ ایسی صورت میں ذات اور کائنات کا درد ایک ہو جاتا ہے۔ سید مسعود اعجاز بخاری کی نظمیں نہ صرف فکری لحاظ سے بلکہ فنی لحاظ سے بھی زبردست شاہکار ہے۔ آپ نے نظم کو زندگی کا ترجمان بنایا اور موضوعات کے لحاظ سے اس میں وسعت پیدا کی ہے۔ آپ کی نظم کے کچھ اشعار ملاحظہ ہوں:

تاریخ کے احتساب سے ڈرو
خدارا اس وطن کو
اجاڑ، ویرانہ بننے سے روک لو
تاکہ تمہارا نشاں باقی رہے۔ (۲)

سید مسعود اعجاز بخاری ضلع میرپور (آزاد کشمیر) کے رہنے والے ہیں۔ آپ ضلع میرپور کے شعرا میں منفرد مقام رکھتے ہیں۔ مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں کی آزادی کے حوالے سے آپ کی خدمات قابل قدر ہیں۔ آپ ایک مستند شاعر ہیں اور علم عروض پر مکمل دسترس رکھتے ہیں۔ آپ کے خیال میں شاعری طبعی اور نیچرل شے ہے۔ آپ کو مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں کی آزادی کی بہت زیادہ خواہش ہے۔ جس کے اظہار کے لیے آپ نے کشمیر کے حوالے سے کافی نظمیں لکھیں۔ سید مسعود اعجاز بخاری کی شاعری آپ کے تجربے اور گہرے مشاہدے کا نچوڑ ہے۔ جس میں زندگی کے حقائق اپنی تمام تر لطافتوں اور کثافتوں کے ساتھ منعکس ہو رہے ہیں۔

سید مسعود اعجاز بخاری کے کلام میں شگفتگی پائی جاتی ہے۔ آپ کے پاس الفاظ کا بہت ذخیرہ ہے اور آپ الفاظ کے استعمال سے بھی واقف ہیں۔ شاعری کے میدان میں آپ کے پاس کافی سرمایہ ہے۔ سید مسعود اعجاز بخاری کو اپنے وطن سے بہت زیادہ محبت ہے وہ اس دھرتی کے سپوت ہیں جو عقابوں کا نشیمن ہے۔ سید مسعود اعجاز بخاری مجاہدوں کی سرزمین کے باسی ہیں جنہوں نے کبھی بھی اپنے وطن کی راہ میں جان قربان کرنے سے گریز نہیں

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN (Online): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

کیا۔ آپ جہاں ظلم دیکھتے ہیں کڑھتے ہیں۔ آپ غلامانہ ذہنیت کے سخت خلاف ہیں۔ سید مسعود اعجاز بخاری انسانی توقیر اور آبرو کے لیے ہر باطل قوت سے ٹکرا جاتے ہیں۔ بحیثیت کشمیری شاعر آپ کو کشمیر کی آزادی سے بہت دلچسپی ہے۔ آپ ہر طرح کے استحصال کے خلاف اپنی پوری فنکارانہ جرات کے ساتھ مصروف جہاد ہیں انہیں اس بات کا کامل یقین ہے اک صبح انسانیت ضرور نمودار ہوگی۔ ظلم اور جبر کبھی بھی انسانیت کے راستے میں دیوار نہیں بن سکے۔ ایک دن آزادی کا سورج ضرور طلوع ہو گا۔

سید مسعود اعجاز بخاری ہمیشہ ظالم کے خلاف با آواز بلند قلم اٹھاتے ہیں۔ اپنی آواز بلند کرتے ہوئے ذرا بھی نہیں ڈرتے۔ آپ مظلوم اور ظلم و جبر کی چکی میں پستے ہوئے لوگوں کا بھرپور ساتھ دیتے ہیں۔ آپ سمجھتے ہیں کہ ظلم و جبر سہنا، برداشت کرنا دراصل ظلم و جبر کی حوصلہ افزائی کے مترادف ہے۔ آپ اپنے ان کشمیری بھائیوں کے حوصلہ کی داد دیتے ہیں جنھوں نے ظلم و ستم سہنے کے بجائے ظالم کے خلاف آہنی دیوار بننے کو ترجیح دی۔ سید مسعود اعجاز بخاری کو یقین ہے کہ وہ وقت قریب آ چکا ہے جب ظلم و جبر اور استحصال کا خاتمہ ہونے کو ہے۔ انہیں یقین ہے ان کے کشمیری بہن بھائی جبر و استبداد کے چنگل سے ایک نہ ایک دن ضرور چھوٹیں گے۔ بخاری صاحب لکھتے ہیں کہ:

> ”دشمنان قوم و وطن اور مخالفین اسلام، قلعہ اسلام یعنی پاکستان کو جہاد کے حرکی نظریے اور عشق رسولؐ عربی سے محروم کر کے فکری و نظریاتی بحران سے دوچار کر دینا چاہتے ہیں تاکہ پاکستان کو فکری و نظریاتی اور عملی اعتبار سے اس قدر کمزور، ناتواں اور اپاہج کر دیا جائے کہ وہ اپنے تاریخی، فطری اور اساسی یعنی اتحاد عالم اسلام اور اسلام کے نفوذ و فروغ کے لیے اپنا کردار ادا نہ کر سکے تاکہ اسلام کی غایت حقیقیہ یعنی امن عالم کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو۔ باطل، انسان دشمن اور شر آشنا قوتیں اپنا مکروہ دجلی، ابلیسی اور شیطانی کھیل سکیں۔ ایسے حالات میں مخلص مگر نظریاتی دور رس نگاہوں کے حامل روشن خیال صاحبان دانش و حکمت کی جس قدر ضرورت اب ہے پہلے کبھی نہ تھی“۔ (۳)

ضلع میرپور (آزاد کشمیر) کی سرزمین ادبی لحاظ سے ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔ یہاں پر جنم لینے والے شعرا نے ادبی میدان میں اپنی صلاحیتوں کا بھرپور لوہا منوایا۔ سید مسعود اعجاز بخاری کو اللہ تعالیٰ نے اردو شاعری میں وہ مقام عطا کیا ہے جو بہت کم شعرا کو نصیب ہوتا ہے۔ آپ کا شمار نہ صرف ضلع میرپور (آزاد کشمیر) بلکہ پورے آزاد

کشمیر کے مشہور شعرا میں ہوتا ہے۔ اردو کی کوئی صنف سخن ایسی نہیں ہے جس پر انہوں نے ماہرانہ پختگی اور پختہ کارانہ استادی سے طبع آزمائی نہ کی ہو۔ مگر آپ کے جوہر نظم و غزل کے میدان میں زیادہ لکھ کر سامنے آتے ہیں۔

سید مسعود اعجاز بخاری شاعری کے جملہ رموز و اوقاف سے بخوبی واقف ہیں۔ آپ کی شاعری بحر و وزن کی پابند اور عمدہ شاعری ہے۔ آپ رواں بحروں میں شاعری کرتے ہیں۔ رواں بحروں میں شاعری کرنے کی وجہ سے ایک بہاؤ کی لہر اور روانی پائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ آپ کی زبان پر گرفت بہت عمدہ ہے۔ جس قدر ذخیرہ الفاظ آپ کے ہاں ہے شاید ہی یہاں کسی دوسرے شاعر کے ہاں ہو۔ آپ کی شاعری واقعاتی شاعری کی عمدہ مثال ہے۔

آپ کی غزلیات میں ندرت بیاں اور شوکت الفاظ بھی کثرت سے پائی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مضموں آفرینی آپ کے ہاں کہیں کہیں جلوہ گر ہے۔ استحصال کے حوالے سے آپ لکھتے ہیں کہ استحصال معاشی بھی ہوتا ہے اور سماجی بھی، استحصال اخلاقی بھی ہوتا ہے اور مذہبی بھی، استحصال قانونی بھی ہوتا ہے اور تہذیبی و تمدنی بھی، استحصال سیاسی بھی ہوتا ہے اور جذباتی اور احساساتی بھی، استحصال تخلیقی بھی ہوتا ہے اور فکری و فنی بھی، استحصال قومی و نظریاتی بھی ہوتا ہے او ملی اور بین الاقوامی بھی۔ مکروہات کے اس دور میں طاقتور اپنے جبر و ریا اور منافقت و دولت کے نشے میں محض اپنی تسکین کے لیے کھلے بندوں جرائم کا ارتکاب کرتا پھر رہا ہے اور احتساب کے عمل سے محفوظ رہنے کے لیے کبھی اپنی دولت کے زور سے کمزوروں اور ناداروں کو خرید کر ان کے احساسات و جذبات اور دین و ایمان کو رہن رکھ کر استعمال کر لیتا ہے۔ کبھی اپنے اثر و رسوخ سے اپنے گناہوں اور جرائم کو کمزوروں کے نام کر دیتا ہے۔ لوگ اس طرح معاشرے میں ان نام نہاد معززین اور بڑے لوگوں کی گھناؤنی سازشوں کی نذر ہو جاتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ:

تمنا دل کی جب زباں تک پہنچے
میرا رشتہ جب تری ماں تک پہنچے
میری تمنا فوری آسماں تک پہنچے
میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے۔ (۴)

سید مسعود اعجاز بخاری ضلع میرپور (آزاد کشمیر) کے شعری افق پر ایک جگمگاتا ستارہ ہیں آپ کی ضیاء سے میرپور کے سخنور منور ہو رہے ہیں۔ آپ کی شاعری میں ہمت، جرات اور جذبہ جہاد کا جذبہ ملتا ہے۔ سید مسعود اعجاز

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

بخاری کی شاعری کا رنگ ملی بھی ہے لیکن کہیں کہیں مصلحت بینی بھی پائی جاتی ہے جو وقت کی ضرورت ہے۔ شاعر کی شاعری اس سے متاثر ہوئی یا نہیں اس کا فیصلہ آنے والا وقت کرے گا۔

سید مسعود اعجاز بخاری جبر کی شناخت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جبر انسان کا خود اختیار کردہ جبر یا معاشرتی جبر ہے۔ یہ جبر انسان کی دنیا میں طبقاتی معاشرتی جبر ہے۔ یہ جبر انسان کی دنیا میں طبقاتی معاشرے کے قیام کے بعد رونما ہوا ہے۔ ان گنت صدیوں سے ذاتی ملکیت اور ریاستی اداروں کی تقدیس کے نام پر انسانوں کو بندہ و آقا اور محتاج و غنی کے گروہوں میں بانٹا گیا ہے۔ زندگی کی بنیادی صداقتوں کو سومنات میں مسلسل بھینٹ چڑھا دیا گیا ہے۔ انسانی آزادیوں کی شمشیر ہوس کی نوک پر اچھالا گیا ہے۔

سید مسعود اعجاز بخاری کی شاعری کے متعدد شعری مجموعے شائع ہو کر اہل ذوق سے داد سخن حاصل کر چکے ہیں۔ ضلع میر پور کی زمین شاعری کے لحاظ سے بڑی زرخیز زمین ہے۔ سید مسعود اعجاز بخاری ضلع میر پور آزاد کشمیر کی شعری روایت کا ایک مشہور نام ہے۔ ضلع میر پور آزاد کشمیر کی اردو شاعری کی تاریخ نصف صدی پرانی ہے۔ سابقہ شاعری میں سید مسعود اعجاز بخاری کا نام خاص اہمیت رکھتا ہے۔ آپ کی شاعری کی ایک مثال ملاحظہ ہو:

میں صحرا میں سمندر دیکھتا ہوں
کبھی جو اپنے اندر دیکھتا ہوں
خود اپنے آپ کو پانے سے پہلے
میں گمشدگی کا منظر دیکھتا ہوں۔(۵)

سید مسعود اعجاز بخاری کی شاعری کو ادوار میں قید نہیں کیا جا سکتا۔ کیوں کہ آپ کی شاعری ہر دور کی شاعری ہے اور ہر دور میں بھی موجود رہی ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کا کلام پہلے بیس سالوں میں مسلسل ضلع میر پور آزاد کشمیر کی فضا میں گونجتا رہا ہے۔ ضلع میر پور (آزاد کشمیر) نہ صرف قدرتی طور پر سرسبز اور مثل گلستان ہے بلکہ علمی و شادابی میں بھی اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ سید مسعود اعجاز بخاری نے زندگی اور اس کے شعوری تجربات کو اپنی شاعری کا موضوع بنایا ہے۔ جب کہ عروج و زوال بھی پس منظر میں موجود ہیں۔ حقائق رخ بدل بدل کر ان کے شعروں میں ڈھلتے ہیں اور معنی کی کئی جہتیں کھل جاتی ہیں۔ خیالات و لہجے کی جدت نے سید مسعود اعجاز بخاری کی شاعری کو منفرد فضا دی ہے۔ جو دوسرے شعرا سے بالکل الگ تھلگ نظر آتی ہے۔ آپ کی شاعری کے بعض اشعار میں الفاظ کی نشست ایسی ہے کہ عامیانہ خیال بھی جدید ہو کر سامنے آتا ہے۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN (Online): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

آپ نے خیال اور جذبے کے نئے پن پر اپنے کلام کو استوار کیا ہے۔سید مسعود اعجاز بخاری Committed شاعر ہیں۔ جہاں اظہار پر ان کو قدرت حاصل ہے وہاں وہ اس گر سے بھی واقف ہیں کہ شاعری کو پر تاثیر کیسے بنایا جا سکتا ہے۔الفاظ کی نشست اور مصرعوں کو ہم آہنگ اور رواں رکھنے میں بھی خاص سلیقہ رکھتے ہیں۔ یہی خوبی ان کے کلام کا معیار بلند کرتی ہے۔ سید مسعود اعجاز بخاری نے ایسا کلام لکھا ہے جس میں سلاست، اور اثر و تاثیر پایا جاتا ہے۔سید مسعود اعجاز بخاری کو آزاد نظم گوئی میں خاص مقام حاصل ہے۔ اہل کشمیر کی مظلومیت سے متعلق جو تاثرات و جذبات کشمیر کے شاعر کے ہو سکتے ہیں وہ تاثرات اور جذبات سید مسعود اعجاز بخاری کے کلام میں بھی پائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کے کلام میں ستم رسیدہ انسانوں کی داستان غم میں ان کا اپنا دکھ بھی پایا جاتا ہے۔ آپ شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے انسان بھی تھے۔ ایک اچھا انسان ہونے کی خوبیوں سے صرف لوگ واقف ہیں جن کو سید مسعود اعجاز بخاری کی قربت حاصل ہوئی ہے۔

سید مسعود اعجاز بخاری کی غزلیات میں سب سے اہم چیز جو دیکھنے میں آئی ہے وہ انسان اور انسانیت کی قدر اور بقا پر زور دیتے ہیں۔ اس حوالے سے آپ نے اس بات کو پیش نظر رکھا ہے کہ انسان معاشرے میں اپنا مقام کھو بیٹھا ہے اور آج کے معاشرے میں انسان خود غرضی اور خود فریبی کے جال میں جکڑا ہوا ہے۔ آپ کی غزلیات سے ہمیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ آپ لوگوں کو یہ بات سمجھانا چاہتے ہیں کہ انسان معاشرے میں ہر دوسرے انسان کی قدر کرے اور اسے عزت دے آپ کے نزدیک ہمارے معاشرے میں قحط الرجال پھیلا ہوا ہے۔ ہمارے معاشرے میں انسان تو موجود ہیں مگر ایک دوسرے کے دکھ درد بانٹنے والے موجود نہیں ہیں آپ نے اس موضوع پر بہت زیادہ لکھا۔ کشمیر کی حسین وادی میں ان کی زندگی حسن فطرت کے ساتھ ساتھ زندگی کے تمام ذائقوں سے بھی آشنا ہے۔ انہوں نے اس دھرتی کے دکھ درد اور اس کی محبت میں وہ تمام کرب محسوس کیے جو ایک محب وطن اور درد دل رکھنے والے انسان کے دل میں تڑپ اور اضطراب پیدا کرتے ہیں۔ آپ کی شاعری میں یہ تمام رنگ جلوہ گر دکھائی دے رہیں ہیں۔ ان کی شاعری اس دھرتی کی کوکھ سے جنم لیتی ہے جو اس مٹی کا خمیر لیے اس دھرتی کے ارضی مزاج سے ہم آہنگ ہو کر اردو غزل کی تاریخ میں ان کی شناخت بنتی ہے اور ان کی اس دعا کو مستجابی کے در پر رسائی عطا کرتی نظر آتی ہے۔ کشمیر کے حوالے سے آپ ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

خطہء جموں و کشمیر میرا وطن ہے
میرے خوابوں کی تعبیر میرا وطن ہے

گفت جہانگیر ہمیں است وہمیں است
فردوس برروئے زمین میرا وطن ہے۔(۶)

ضلع میرپور کے ادبی حلقوں کا ایک متحرک وفعال رکن اپنے منفرد انداز بیاں و منفرد اسلوب کی بدولت ادبی حلقوں میں سید مسعود اعجاز بخاری نمایاں مقام بھی رکھتے ہیں۔ آپ کی نظموں میں عصری شعور کا مکمل ادراک موجود ہے۔سید مسعود اعجاز بخاری چوں کہ بصیرت و بصارت کے ساتھ ساتھ جذبات اور احساسات بھی رکھتے ہیں۔اس لیے شعور و ادراک سے کام لے کر وہ اپنے معاشرتی ناہمواریوں اور بے انصافیوں کو بھی بلا کم و کاست بیان کرتے ہیں۔ آپ مقبوضہ کشمیر کی آزادی کے موضوع کو بھی اپنی شاعری کا حصہ بناتے ہیں۔ آپ مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں پر بھارت کی طرف سے کئے جانے والے ظلم کو اپنے نفرت بھرے الفاظ سے نوازتے ہیں۔ آپ ان تمام طاغوتی قوانین سے بھی انکاری ہیں جو کہ مقبوضہ کشمیر کی آزادی کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔سید مسعود اعجاز بخاری نے عام انسانی سطح کی شاعری کی ہے۔ اس لیے مشکل پسندی کے کوچے میں کبھی تشریف نہیں لے گئے۔ آپ کے الفاظ، استعارات، تشبیہات اور مرکبات عام فہم اور سہل ہوتے ہیں۔تب ہی تو آپ کے اکثر اشعار سنتے ہی دل میں اتر جانے والی کیفیت موجود رہتی ہے۔

سید مسعود اعجاز بخاری کی شاعری کے مطالعہ سے یوں معلوم ہوتا ہے جیسے مجید امجد کی راہ کرب کی مٹی سید مسعود اعجاز بخاری کے ریگستان سخن کو گلزار کر گئی۔ سید مسعود اعجاز بخاری کی شاعری کو فنی لحاظ سے دیکھا جائے تو آپ کو شاعری کے لحاظ سے بڑے شعرا میں شمار کیا جاتا ہے۔ آپ کی شاعری کا فن پختہ اور مکمل ہونے کے ساتھ مضبوط محسوس ہوتا ہے۔ آپ نے غزلوں کے علاوہ نظمیں بھی لکھیں،اس کے علاوہ رباعی، قطعہ اور مضامین بھی لکھے۔ آپ اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:

> "تاریخ عالم گواہ ہے کہ ہر دور میں کمزور حکمرانوں نے جو کہ منفی اقدار کے سہارے قوموں پر مسلط کر رہے ہیں۔ اپنی حکومتی بقا کے لیے قوموں میں سے ایسے افراد کو ڈھونڈتے ہیں یا ان کی تلاش میں رہتے ہیں جو کہ ان کے اشاروں پر ناچ سکیں اور ان کی ہر جائز و ناجائز خواہش کو پورا کرنے کے لیے اپنی دانش کا بہیمانہ استعمال کر سکیں اور ان کے اقتدار کو دوام بخشنے کے لیے افراد قوم کو گمراہ کرنے میں ہمہ تن مصروف رہیں۔ سو اس طرح کی کانفرنسوں اور تقریبات کے انعقاد کا واحد مقصد دانشوروں میں سے کالی بھیڑیں الگ کر کے

انہیں مخصوص مقاصد کے لیے استعمال کرنا ہے۔ انہیں جبریت و قاہریت اور فرعونیت کی بقا کے سلسلہ میں تمغوں اور اعزازات سے نوازا جاتا ہے تاکہ دوسرے افراد جو دانش کو خدا کی امانت سمجھتے ہوئے اس کا ناجائز استعمال نہیں کرتے۔ حالات کا مقابلہ کرتے کرتے مجبوراً انہی راستوں پر چل نکلیں۔ جس سے حاکمین وقت کی انا کو تسکین اور اقتدار کو دوام مل سکے۔ حکمرانوں کے کسی اچھے فعل کی توصیف اور تائید تو اس انداز سے ہٹ کر بھی تو کی جا سکتی ہے"۔ (۷)

سید مسعود اعجاز بخاری کی شاعری میں غم کا عنصر بھی شامل ہے۔ آپ کی شاعری کے حوالے سے اگر یوں کہا جائے کہ غم ایک برقی رو کی طرح آپ کی غزلوں میں رواں دواں تو یہ بات درست معلوم ہوتی ہے۔ آپ نے اس غم کو اپنے دل کے اوپر نہیں لیا جیسا کہ "غم دوراں" کے مبلغین نے عام طور سے کیا ہے۔ یہ غم تو اس کی ذات کی تشنگی اور خلا سے پیدا ہوا ہے اور اسی لیے اس میں توانائی بھی ہے۔ بحیثیت مجموعی سید مسعود اعجاز بخاری کی غزلیں وہ نرم و نازک پیمانے ہیں جن میں عرفان ذات اور شعور کائنات کے عناصر یکجا ہو گئے ہیں۔ بخاری صاحب کی غزل کے چند اشعار ملاحظہ ہوں:

فنکار کی انا ہی دراصل راز تفہیم کائنات ہے
حلقہ صد ہزار رنگ کائنات ہیں ہماری انا کے ہاتھ
کچھ نہ ہو کر بھی بہت کچھ ہیں ہم اے مسعود اعجاز
گھبرائیے نہیں ذرا ہمارے ہی ہاتھ میں بس رضا کے ہاتھ۔ (۸)

اردو غزل گوئی میں سید مسعود اعجاز بخاری اپنے حصے کی شمع جلائے ہوئے کلاسیکی غزل گوئی اور جدید غزل کے موضوعات سے بھی استفادہ کرتے ہوئے غزل میں ایک امتزاجی رنگ اور آہنگ پیدا کرتے ہیں۔ سید مسعود اعجاز بخاری کی غزل فکری اعتبار سے امتیازی حیثیت رکھتی ہے۔ داخلیت اور خارجیت کا امتزاج ان کی غزل میں جھلکتا ہے۔ خیال کو نئے قرینے عطا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اسے اساتذہ کے رنگ میں بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آپ کی شاعری میں پہلو دار کیفیت موجود ہے۔ غزل میں اظہار و ابلاغ کی وسعتیں پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ غزل ایک ایک مشکل صنف سخن ہے۔ جس کے تقاضوں کو نبھانے کی ہر ممکن سعی کی ہے۔

پہنچے بلندیوں پہ وہ اپنے کمال سے ناپید ظلمتیں

ہوئیں ان کے جمال سے

حسن صفات ختم ہیں اس خوشصال پر، صلوۃ

کی ذات پر اور ان ؐکی آل پر

یہ ارض و سماوات تیریؐ ذات صدقہ محتاج

ہے یہ ساری خدائی تیرے در کی۔(۹)

سید مسعود اعجاز بخاری کا حس ذوق اور اعجاز یہ ہے کہ وہ مسلسل ایسی نابغہ روز گار ہستیوں کی کھوج میں رہتے ہیں اور اپنے محققانہ انداز میں خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ سید مسعود اعجاز بخاری کا ایک کمال یہ بھی ہے کہ انہوں نے کئی شخصیات کو ان کی زندگی میں ہی زندہ جاوید ہونے کا مشورہ سنا دیا ہے۔ ورنہ ہمارے ہاں عام طور پر کسی شخصیت کی زندگی میں اس کو خراج تحسین پیش کرنے کا رواج کم ہی ہے۔ اس روایات شکنی کا سہرا ابھی انہی کے سر ہے۔

حوالہ جات

۱. مسعود اعجاز بخاری، سید، بوٹا خان راجس شخصیت اور فکر و فن، این این ای کمپوزنگ سنٹر اسحاق پلازہ میر پور آزاد کشمیر، جولائی ۱۹۹۳ء ص:۳۷

۲. مسعود اعجاز بخاری، سید، اس عہد کے ابرہہ کے لشکری، ڈاکٹر مصطفی ثبات، کوالٹی آفسٹ پرنٹنگ پریس گوجرانوالہ، ۲۰۰۳ء ص:۱۰۴

۳. مسعود اعجازی بخاری، سید، عظیم تر پاکستان، اشاعت اول، نیلم آرٹ پریس میر پور، اپریل ۲۰۱۷ء، ص: ۷۲

۴. مسعود اعجاز بخاری، سید، ڈاکٹر محمد سلیمان، شخصیت اور فکر و فن، مبین پیپر مارٹ، میر پور، اگست ۲۰۱۴ء ص:۳۳

۵. مسعود اعجاز بخاری، سید، غالب عرفان اور تخلیقی وجدان، ذکی پرنٹرز، کراچی، ۲۰۱۵ء ص:۶۰

۶. مسعود اعجاز بخاری، سید، سردار محمد فضل شوق، اسلام آباد پرنٹنگ سروسز، جنجوعہ پلازہ علی پور، اسلام آباد، ۲۰۱۶ء ص:۷۵

۷. مسعود اعجازی بخاری، سید، عظیم تر پاکستان، جلد دوم، نیلم آرٹ پریس میر پور، اپریل ۲۰۱۷ء، ص: ۱۱۰

8. مسعود اعجاز بخاری، سید، نغمہ اعجاز، توحید پرنٹرز میرپور، اپریل۲۰۱۸ء، ص:۱۸۲
9. مسعود اعجاز بخاری، سید، پروفیسر محمد صغیر آسی، کھوکھر آرٹ پریس میرپور، اکتوبر ۲۰۲۰ء ص:۱۶۶